

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامداً ومصلياً

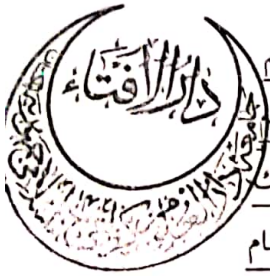
جواب سے پہلے بطور تمہیدیہ بات سمجھ لیں کہ وسائل مقاصد کے تابع ہوتے ہیں، لہذا رابطہ اور نشر و ابلاغ کے جدید وسائل اور آلات و ذرائع (جن میں فیس بک (Face Book) بھی شامل ہے) جو جائز کاموں میں بھی استعمال ہوتے ہیں، ناجائز میں بھی، ان کا جائز کاموں میں استعمال بھی جائز ہے، جبکہ حرام اور معصیت میں استعمال کیا جائے تو ناجائز اور گناہ ہے۔ (آلات جدیدہ بتصرف)

فیس بک بھی انسانوں کے درمیان باہم رابطہ اور پیغامات کی ترسیل کا ایک جدید وسیلہ ہے، لہذا جو کام اپنے اصل کے لحاظ سے جائز اور حلال ہیں انہیں فیس بک کے ذریعے انجام دینا بھی جائز اور حلال ہے، اور جو کام اپنے اصل کے لحاظ سے حرام اور معصیت ہیں، فیس بک کے ذریعہ بھی ان کا ارتکاب حرام اور معصیت ہے۔

لیکن چونکہ اسکا استعمال آج کل ناجائز کاموں (جیسے فتنہ انگیز مواد، فحش تصاویر اور ویڈیوز، ناجائز تعلقات، غیر موثوق اور طعن و استہزاء پر مشتمل خبروں کی نشر و اشاعت وغیرہ) کے لئے عام ہونے لگا ہے، نیز لائسنس کاموں (لفو، لہو و لعب جو اللہ کی یاد اور اس کے احکام سے غفلت کا ذریعہ ہو) کا سبب بن کر اس کی وجہ سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے، اور ذہنی انتشار بھی رہتا ہے، لہذا بلا ضرورت اس کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

تاہم اگر استعمال کنندہ فیس بک کے اختیارات (Options) کو بروئے کار لا کر اس کے حرام اور ناجائز مواد کا دفعیہ کر سکتا ہو، تو اس صورت میں ذاتی حاجت، نیز مثبت اور دینی مقاصد (جیسے دن کی نشر و اشاعت، مسلمانوں کے حالات سے آگاہی اور ان سے باخبر رہنے، متعلقین کی خبر گیری، اور ان کے غم درد میں شریک ہونے اور ان کے لئے دعا کرنے) کے لئے اسکا استعمال جائز حد تک کیا جاسکتا ہے۔

احکام القرآن للجصاص - (1 / 33)



وقوله تعالى فأخرج به من الثمرات رزقا لكم نظير قوله هو الذي خلق لكم
ما في الأرض جميعا وقوله وسخر لكم ما في السماوات وما في الأرض وقوله
قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده والطيبات من الرزق يحتج بجميع ذلك
في أن الأشياء على الإباحة مما لا يحظره العقل فلا يحرم منه شيء إلا ما قام
دليله

القرآن الكريم :

{ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ } [لقمان : 6]

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال - (15 / 211)

كل شيء ليس من ذكر الله لهو ولعب، إلا أن يكون أربعة: ملاعبة الرجل امرأته، وتأديب الرجل فرسه، ومشى الرجل بين الغرضين، وتعليم الرجل السباحة. "ن عن جابر بن عبد الله وجابر بن عمر".
سنن الترمذي - (4 / 558)

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن إسلام المرء تركه مالا يعنيه

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (6 / 350)

-----وهذا يفيد أن آلة اللهو ليست محرمة لعينها، بل لقصد اللهو منها إما من سامعها أو من المشتغل بها وبه تشعر الإضافة ألا ترى أن ضرب تلك الآلة بعينها حل تارة وحرم أخرى باختلاف النية بسماعها والأمور بمقاصدها

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (6 / 348)

قوله ودلت المسألة (الخ) لأن محمدا أطلق اسم اللعب والغناء فاللعب وهو اللهو حرام بالنص قال - عليه الصلاة والسلام - «لهو المؤمن باطل إلا في ثلاث: تأديبه فرسه» وفي رواية «ملاعبته بفرسه ورميه عن قوسه وملاعبته مع أهله» كفاية وكذا قول الإمام ابتليت دليل على أنه حرام إتقاني-----
(قوله قال ابن مسعود (خ) رواه في السنن مرفوعا إلى النبي - صلى الله عليه وسلم - بلفظ: «إن الغناء ينبت النفاق في القلب» " كما في غاية البيان وقيل إن تغنى يستفيد نظم القوافي ويصير فصيح اللسان لا بأس به، وقيل: إن تغنى وحده لنفسه لدفع الوحشة لا بأس به وبه أخذ السرخسي وذكر شيخ الإسلام أن كل ذلك مكروه عند علمائنا. واحتج بقوله تعالى - {ومن الناس من يشتري لهو الحديث} [لقمان: 6] - الآية جاء في التفسير: أن المراد الغناء وحمل ما وقع من الصحابة على إنشاء الشعر المباح الذي فيه الحكم والمواعظ، فإن لفظ الغناء كما يطلق على المعروف يطلق على غيره
- والله أعلم وعلمه أتم وأحكم.

عبد الوهاب

عبد الوهاب ديروى

دار الافتاء جامعه دارالعلوم كراچي

29 / ربيع الثاني / 1439 هـ

17 / جنوري / 2018ء

الجواب صحیح
الحقیر محمد عرفان اللہ
سناہ محمد نونین علی اللہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی 3 / 5 / 2018ء

3 / ربيع الثاني / 1439 هـ

18 / جنوري / 2018ء



الجواب صحیح
عبد الوهاب
13 / 13